Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۶ محرم ۱۳۹۶ھ ۱۹ صلح ۱۳۵۵ھش ۱۹ جنوری ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر توکّل کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئے

یاس کو ہرگز پاس نہ آنے دو کیونکہ یاس تو کفّار کی صفت ہے

"ساری عقدہ کشائیاں دُعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔

انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ توکّل کو کبھی ہاتھ سے نہ دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بدر کے موقع پر سخت اضطراب ہوا تھا چنانچہ عرض کرتے تھے یا ربّ ان اھلکت ھٰذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابدًا۔ مگر آپؐ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری طرف توکّل کو آپؐ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا آسمان کی طرف نظر تھی اور یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ یاس کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہیئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے کیونکہ یاس تو کفّار کی صفت ہے۔ انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں مگر ایمان ان وساوس کو دُور کر دیتا ہے۔ بشریت اضطراب خریدتی ہے اور ایمان اس کو دفع کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۱۷۱، صـ۱۷۲)

(۲) "یہ تصرّفاتِ الٰہی ہیں جو انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتے جب وقت آجاتا ہے تو کوئی نہ کوئی تقریب پیدا ہو جاتی ہے۔ سب دِل خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے تصرّف کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے۔ اُس کے اذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہیں نکل سکتی خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہوں۔ ناامید ہونے والا بت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ۳۷، صـ۳۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ صلح۔ آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے۔ آمین

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضور ایدہ اللہ چند یوم کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی واپسی تک محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف ان دنوں ربوہ سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ربوہ واپس تشریف لانے پر آپ امیر مقامی کے فرائض سرانجام دیں گے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا دوسرا مرحلہ ۲۹ تبلیغ کو ختم ہوگا

ان مخلصینِ جماعت احمدیہ کی یاددہانی کے لئے التماس ہے جنہوں نے غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم میں مالی قربانیوں کا وعدہ کر رکھا ہے کہ وصولیوں کا دوسرا مرحلہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش (۲۹ فروری ۱۹۷۶ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک آپ کے وعدہ کا ۲/۱۵ حصہ وصول ہو جانا چاہیئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تقرر قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کو ۳۱ فتح ۱۳۵۵ ہش / دسمبر ۱۹۷۶ء تک کے لئے قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور دین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

(سیکرٹری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس عاملہ کا تقرر فرمائیں

ایسے قائدینِ مجالس جن کو نئے دو سال کے لئے قائد کی منظوری مرکز سے مل چکی ہے لیکن انہوں نے تاحال نئے سال کے لئے عاملہ کا تقرر کر کے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منظوری حاصل نہیں کی فوری طور پر عاملہ تجویز کر کے صدر صاحب کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائیں۔

معتمد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ؍ صلح ۱۳۵۵ھش
۱۹ ؍ جنوری ۱۹۷۶ء

ہمارا سہارا اور ہمارا ہتھیار

اللہ تعالیٰ جب اصلاح خلق اور غلبۂ حق کی آسمانی سکیم نافذ کرتا ہے تو ابتداءً جن بندوں کے کندھوں پر وہ یہ ذمہ داری ڈالتا ہے وہ ظاہری سامانوں سے تہی دست، انتہائی کمزور اور دنیوی نقطۂ نگاہ سے بالکل بے سہارا ہوتے ہیں۔ کوئی بھی یہ ماننے اور تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا کہ یہ اتنے عظیم مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

وہ انتہائی کمزور اور بے بس ہونے کے باوجود فی الحقیقت بے سہارا نہیں ہوتے۔ ان کا سہارا ان کا ملجأ و ماویٰ، ان کا مددگار ان کا قادر و توانا خدا ہوتا ہے۔ وہ اُسی پر توکل کرتے ہیں، اُسی سے مدد کے طالب ہوتے ہیں اور ایسے نیک اعمال بجالاتے ہیں جن سے ان کا خدا راضی ہو اور انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے۔ اسی کے نتیجہ میں وہ مہیب سے مہیب ابتلاؤں میں سے کامیابی سے گزرتے چلے جاتے ہیں اور بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر ہی دم لیتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

(آل عمران آیت ۱۶۱)

ترجمہ:۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہاری مدد چھوڑ دے تو اسے چھوڑ کر کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیئے۔

حقیقی مومنوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی تائید و نصرت حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں اور اس کے حضور اپنی کمزوری اور ظاہری بےبسی اور لاچاری پیش کر کے اُس سے اُس کی تائید و نصرت طلب کرتے ہیں۔ وہ اپنی دعا کو اس کے کمال تک پہنچانے میں لگے رہتے ہیں اور توکل کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے یعنی اس یقین سے لبریز رہتے ہیں کہ یہ ابتلاء عارضی ہیں ان کا سمیع اور مجیب خدا جسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے ان کی دعاؤں کو سُنے گا اور انہیں قبول کر کے ان کی مشکلات کو دُور کر دے گا، انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازے گا اور انہیں اصلاح خلق اور غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر دکھائے گا۔ اس لحاظ سے ان کا ایک ہی سہارا ہوتا ہے یعنی ان کا ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا اور ان کا ایک ہی ہتھیار ہوتا ہے یعنی غیر ممکن کو ممکن میں بدل ڈالنے والی دعا۔ وہ کبھی اپنے خدا سے بے وفائی نہیں کرتے، اُس کا دامن مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں، اس کے آستانہ پر جُھکے رہتے ہیں اور دُعا سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے۔

چونکہ اس زمانہ میں اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانے اور اُسے غالب کر دکھانے کی ذمہ داری ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی گئی ہے اور ہمیں کوئی ظاہری عزت اور مقدرت حاصل نہیں ہے بلکہ دُنیا ہمیں کراہت کی نظر سے دیکھتی اور ہمیں حقیر و ذلیل اور بے حیثیت جانتے ہوئے ہمیں دُکھ دینے اور اذیتیں پہنچانے کو کارِ ثواب سمجھتی ہے اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کامیابی کی راہیں کھول کھول کر بتائی ہیں اور اس ضمن میں سب سے زیادہ زور توکل اور دُعا پر دیا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دُنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے، لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے تم راستباز اُس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت، ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے، اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے انشاءاللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یکدفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اُس سے مدد نہیں مانگو گے اور اُس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳۳، ۳۴)

اسی طرح حضور علیہ السلام نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ ہمارا واحد سہارا اور ہماری تدابیر کا شہتیر ہمارا قادر و توانا خدا ہے اور ہمارا واحد ہتھیار جو مشکلات و مصائب کے ازالہ کے لئے ہمیں دیا گیا ہے ایسے قادر و توانا خدا سے بذریعہ دُعا استمداد چاہنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور پھر اس واحد ہتھیار کو استعمال کرنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کی تلقین کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آجائے گا۔ اس دُودھ کے لئے تم بچہ کی طرح رونا شروع کرو کہ دُودھ پستان سے خود بخود اُتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے، اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ، بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑے۔ کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر ان کے لئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں۔ وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اس میں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے۔ پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں پس وہ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳۶)

پھر حضور علیہ السلام نے ہمیں یہ بشارت دی کہ اگر ہم خدا تعالیٰ کے حضور رونا اور گڑگڑانا اور اس سے دعائیں کرنا اپنی عادت بنا لیں گے اور اُسی کے ہو جائیں گے اور صحیح معنوں میں اُسی پر توکل کریں گے تو وہ اپنی خارق عادت قدرت اور تائید و نصرت کے نظارے دکھائے گا اور قدم قدم پر اپنی معیت کا ثبوت دے گا۔ چنانچہ آپ نے یہ بشارت دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا"

(کشتی نوح صفحہ ۳۱، ۳۲)

موجودہ ایام میں جبکہ مخالفت پھر زوروں پر ہے اور ہمارے خلاف انتہائی مکر و فریب اور افترا پردازی سے کام لیا جا رہا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے واحد سہارے یعنی قادر و توانا اور قدیر و مقتدر خدا کی جناب میں جھکیں اور اُس پر توکل کرتے ہوئے اُس سے اُس کی تائید و نصرت کے طالب ہوں اور اُس کے حضور دعائیں کریں کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق حق کا بول بالا کرے اور دُنیا پر آشکار کر دکھائے کہ جھوٹ کبھی پنپ نہیں سکتا، کامیابی ہمیشہ سچ کے لئے ہی مقدر ہوتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم راتوں کو اُٹھیں اور دُعائیں کریں اور دعا کے ہتھیار کو کام میں لا کر خدائے قادر و توانا کو پکاریں کیونکہ وہی ہمارا واحد سہارا ہے اور بڑا ہی مضبوط سہارا ہے۔ اُس جیسا مضبوط اور ہمہ قدرت و ہمہ طاقت سہارا اور کوئی نہیں اور جسے یہ سہارا میسّر ہو اُس سے بڑھ کر خوش قسمت کوئی نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ایسے قادر و عزیز سہارے پر کامل توکل کرتے ہوئے اس کے حضور دُعائیں کریں اور اتنی دُعائیں کریں کہ وہ ہم پر رجوع برحمت ہو اور ہمارے لئے اپنی رحمت کے نشان ظاہر فرمائے۔

لجنات اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ شائع ہو گئی ہے جو لجنہ جلسہ پر لے کر نہ گئی ہو وہ اب منگوا لے۔ ہر لجنہ اماء اللہ کے پاس سالانہ رپورٹ کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح انگریزی جاننے والی بچیوں اور خواتین کے لئے احمدیت کی تاریخ پر ایک مختصر کتاب انگریزی زبان میں شائع کی گئی ہے۔ قیمت پانچ روپے ہے بہنیں منگوا لیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہدی علیہ السلام کی صداقت کے دو نشان ــ کسوف و خسوف

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں ٭ ایں دو شاہد از پئے تصدیق استادہ اند

محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد

(۵)

۳۔ خسوف و کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ رمضان میں جمع ہوں جو نزول قرآن کا مہینہ ہے تو جس امام کی صداقت کے لئے یہ نشان مقدر ہیں اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ علوم صحیحہ پھیلائے گا اور بدعات باطلہ کو دور کردے گا خدا کی مہربانی کی تجلی ہوگی علوم حقہ کی نہریں جاری ہوں گی لوگوں کو مغز اور چھلکے میں فرق معلوم ہو جائیگا آسمانی علوم کا دروازہ کھولا جائے گا معارف قرآنیہ کا ظہور ہوگا اور اسے بے مثال علم قرآن عطا کیا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"نشان کے طور پر قرآن اور زبانِ قرآن کی نسبت دو طرح کی نعمتیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں ایک یہ کہ معارف عالیہ فرقان حمید بطور خارق عادت مجھ کو سکھلائے گئے جن میں دوسرا میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دوسرے یہ کہ زبانِ قرآن یعنی عربی میں وہ بلاغت اور فصاحت مجھے دی گئی کہ اگر تمام مخالفین باہم اتفاق کرکے بھی اس میں میرا مقابلہ کرنا چاہیں تو ناکام و نامراد رہیں گے اور وہ دیکھ لیں گے کہ جو حلاوت اور بلاغت اور فصاحت لسان عربی مع التزام حقائق و معارف و نکات میرے کلام میں ہے وہ ان کو اور ان کے دوستوں اور ان کے استادوں اور ان کے بزرگوں کو ہرگز حاصل نہیں"

(تریاق القلوب)

۴۔ خسوف و کسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ خاصہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کا رجوع ہوتا ہے اور شکستہ دل راحت پاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں امام وقت کے لئے ایک کشش ہوتی ہے اور وہ پروانوں کی طرح اس کی طرف رجوع کرتے اور اس کی محبت میں کھوئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس تاثیر سے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت امام المہدی کو خبر دی جسے آپ نے بطور نشان ۱۶۲ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں یوں بیان فرمایا:

"براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے والقیتُ علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا یہ اس وقت کا الہام ہے کہ جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی بعض نے میرے لئے جان دے دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دستبردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ تیار ہیں جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا درحقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے تو نے ان دلوں کو ایسے پرآشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔"

۵۔ خدا تعالیٰ نے رمضان کے ماہ مبارک میں جو نزول قرآن کا مہینہ ہے اور جس میں دین کی عمارت کی بنیاد رکھی گئی جس میں لیلۃ القدر ہے خدا نے اسی ماہ مبارک میں حضرت امام المہدی کی صداقت کے اظہار کے لئے کسوف و خسوف کرکے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ یہ جلالی و جمالی تجلیات اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ہیں جو امام المہدی کے زمانہ میں مقدر تھی اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام پہنچانے کا حکم دیا اور اسکو ماننے کی تاکید فرمائی ماہِ صیام میں یہ کسوف و خسوف کا نشان نظام خیر کی بنیاد کی پہلی اینٹ ہے اور یہ اشارہ کرتا ہے کہ آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر ایک دن غالب آئیں گی۔ مسیح خود دجالی حیلوں کو پامال کر دیگا مساجد تعمیر ہونگی۔ گرجے ویران کر دئے جائینگے اور خدا تعالیٰ خلقت کو ایک روشن چراغ دکھائے گا اور وہ فوج در فوج الٰہی دین میں داخل ہوگی۔

غلبہ اسلام کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائیگا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

پھر حضور فرماتے ہیں:

"وللہ فیھما تجلیات جمالیۃ وجلالیۃ فلا تعجب فان الحضرۃ متعالیۃ فتقدیم القمر علی الشمس اشارۃ الی تقدیم التجلی الجمالی و انکساف الشمس بعدہ اشارۃ الی التجلی الجلالی ... وفی ھذا التجلی الجلالی والجمالی اشارۃ الی ان مھدی آخر الزمان و مسیح تلک الاوان یصیب بکلی نوعی الفقر والسیادۃ ویعطی نصیبًا منھما ثم یوتی کل سعادۃ" (نور الحق حصہ دوم)

یعنی خدا تعالیٰ کی اس کسوف و خسوف میں تجلیات جمالی و جلالی ہیں۔ پس قمر کو شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کے تقدم کی دلیل ہے اور سورج کا بعد میں گرہن ہونا جلالی تجلی کی طرف اشارہ ہے اور ہر دو جلالی و جمالی تجلیات بتاتی ہیں کہ مسیح و مہدی آخر الزمان دونوں فقر اور سیادت سے بھرپور حصہ پائے گا۔ چنانچہ سیادت کے بارے میں خدا تعالیٰ نے جو آپ کو خبر دی اسے آپ نے یوں فرمایا:

"مجھے اللہ جل شانہ نے یہ خوشخبری دی کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (برکات الدعا صفحہ ۳۲ تذکرہ صفحہ ۱۰)

پھر مجھے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دیگا" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱)

میں حضور کے اس شعر پر ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہر انسان کو سمجھ عطا کرے کہ وہ اس مہدی کو شناخت کرے جس کی صداقت میں نشان فرمائے

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ۸۳ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ء

جیسا کہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۵ء کے الفضل میں یہ تفصیلی اطلاع شائع ہو چکی ہے جماعت احمدیہ پاکستان کے ۸۳ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ء کو ساڑھے نو بجے صبح کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور دعائیہ افتتاحی خطاب اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ اجتماعی دعا کے ساتھ عمل میں آیا۔ اجتماعی دعا کرانے کے بعد حضور ایدہ اللہ قصر خلافت واپس تشریف لے گئے۔

افتتاحی اجلاس کی بقیہ کارروائی محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی زیر صدارت پایۂ تکمیل کو پہنچی جس کی مختصر روداد ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

ہستی باری تعالیٰ
حالاتِ انبیاء کی روشنی میں

سب سے پہلے مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے حالاتِ انبیاء کی روشنی میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر ٹھوس اور پُر مغز تقریر کی۔ آپ نے تقریر کے شروع میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ یوں تو کائنات اور اس میں جاری و ساری محکم و ابلغ نظام سے اس امر کا عقلی ثبوت مل جاتا ہے کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والی اور اس کے محکم و ابلغ نظام کو چلانے والی ایک بالا اور قادرِ مطلق ہستی ہے لیکن خدا تعالیٰ انسانوں کو اس ہستی کے کامل یقین سے انبیاء کرام کے ذریعہ ہی مالا مال کرتا ہے اس حقیقت کو قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (الانعام آیت ۱۰۴) یعنی انسانی عقلیں خدا تعالیٰ کی ذات صفات اور تعلیمات کا علم حاصل نہیں کرسکتیں لیکن خدا تعالیٰ خود ہی انسانی عقل کے قریب ہو جاتا ہے اور اسے آواز دیکر اپنی ہستی پر مطلع فرماتا ہے۔ وہ انبیاء کو بھیجکر اُن میں سے ہر ایک کو اپنی صفات کا آئینہ دار اپنے احکام سے آگاہ کرتا ہے چنانچہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء جنہیں خدا تعالیٰ نے مختلف زمانوں میں دنیا کے مختلف علاقوں میں مبعوث فرمایا ان سب کی مجموعی شہادت انسانی عقلوں کی اس سمت میں راہنمائی کرتی ہے کہ اس کائنات کا خالق اور رب موجود ہے جو الاسماء الحسنیٰ کا مالک ہے۔ تمام انسانوں کی نظریں کوتاہ اور عقلیں ناقص ہیں وہ اس عظیم اور وراء الوراء ہستی کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں لیکن انسان جب انبیاء کی مہیا کردہ عینک استعمال کرتے ہیں تو مخفی در مخفی حقائق ان پر منکشف ہونے لگتے ہیں اور وہ دنیوی زندگی میں ہی ان روحانی نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں جو اس سے پہلے ان کی نظروں سے پوشیدہ تھے سو گویا نبی کا وجود آئینہ خدا نما ہوتا ہے۔ اگر انبیاء کا سلسلہ نہ ہوتا تو انسانی عقل اپنے خالق و مالک خدا کا صحیح تصور نہ کرسکتی اور ان شکوک و شبہات کی بھول بھلیوں میں سرگرداں رہ کر اس دنیا سے کوچ کرتا۔ خدائی صفات کی تجلی سے اس کی روح بالیدگی حاصل نہ کرسکتی اور نہ ہی عقلی اور اخلاقی میدانوں میں اسے وہ حقیقی ترقیات حاصل ہوتیں جو ایمان باللہ اور تخلق باخلاق اللہ کے نتیجہ میں اس کے لئے مقدر کی گئی تھیں

اس تمہید کے بعد مکرم مولوی صاحب نے انبیاء کرام کی سلسلہ وار بعثت اور علی الخصوص تمام اقوام عالم کو محبت و اخوت کے رشتوں میں باندھ کر متحد کرنے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت جاریہ کا ذکر کرکے اور اس غرض کی تکمیل کے پیش نظر آنحضور کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے ظہور پر روشنی ڈال کر صفات الٰہیہ کے ظہور پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ انبیاء کرام کے ذریعہ سے احیاء و اماتت کی تجلی قوی عزیز کی تجلی، صفت علیم کی تجلی صفت تواب کی تجلی اور اجابت دعا کی تجلی اس شان سے ظہور میں آئی کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اعلیٰ کی توحید پر ایمان دلوں میں راسخ ہوتا چلا گیا۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت یعنی جماعت احمدیہ کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو اس کے زندہ اور درخشندہ و تابندہ تازہ بتازہ نشانوں کے ذریعہ شناخت کرکے اور نیز آپ کو تازہ بتازہ نشانوں کا مورد بنا کر اقوامِ عالم کو خدا کی ہستی کا پتہ دے اور انہیں توحید پر پختہ یقین کے ساتھ قائم کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرے۔ آپ نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ ہم نیک اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے ہی اس عظیم مقصد میں کامیاب ہوں گے کیونکہ نیک اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا چلا جائے گا۔

ڈنمارک میں اشاعتِ اسلام

بعدہٗ ہمارے ڈنمارک کے نہایت مخلص اور فاضل نومسلم احمدی بھائی محترم عبدالسلام میڈسن نے انگریزی میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم خاتم النبیین وسید المرسلین وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود والمہدی المعہود کے عربی الفاظ سے کیا اور پھر سوا لاکھ سے اوپر حاضرین جلسہ کو مخاطب کرکے۔ بلند آواز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور جماعت احمدیہ ڈنمارک کے جملہ احباب کی طرف سے سلام کا ہدیہ پہنچایا۔ آپ نے فرمایا جو نومسلم احمدی احباب اس وقت ڈنمارک میں ہیں ان کی روحیں بھی اس بابرکت اور مقدس جلسہ میں شمولیت کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ اپنی اس دلی تڑپ کی وجہ سے یہاں جسمانی طور پر موجود نہ ہونے کے باوجود روحانی طور پر وہ بھی یہاں موجود اور جلسہ میں شریک ہیں۔ وہ یہ نیت اور عزم رکھتے ہیں کہ آئندہ سال وہ بھی یہاں حاضر ہوکر اس جلسہ کی برکات سے مستفیض ہوں گے انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق

اس کے بعد برادرم محترم میڈسن صاحب نے ڈنمارک میں اشاعت اسلام کے کوائف بیان کرتے ہوئے احباب کو تین خوشخبریاں سنائیں۔ پہلی خوشخبری یہ سنائی کہ ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاں کی توسیع کی صورت پیدا کی گئی ہے وہ اس طرح کہ مسجد اور مشن ہاؤس کے درمیانی صحن پر چھت ڈال کر اسے قابل استعمال بنا لیا گیا ہے یہ چھت ڈنمارک اور ناروے کے احباب جماعت نے وقارِ عمل کے ذریعہ خود اپنے ہاتھوں سے ڈالی ہے۔

دوسری خوشخبری آپ نے یہ سنائی کہ ڈینش ترجمہ قرآن مجید کا پہلا ایڈیشن جو آٹھ ہزار کی تعداد میں شائع کرایا گیا تھا قریباً سارا فروخت ہو گیا ہے اور اس کے پبلشر نے یہ ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ بقیہ چند سو نسخے فروخت ہونے کے بعد جلد ہی اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کرے گا تاکہ ڈنمارک میں قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈینش زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ خود برادرم محترم عبدالسلام صاحب میڈسن نے کیا ہے آپ متعدد یورپی زبانوں کے علاوہ عربی زبان کے بھی فاضل ہیں)

تیسری خوشخبری آپ نے یہ سنائی کہ کوپن ہیگن کے ایک اشاعتی ادارے نے ہماری نئی کتاب "احمدیہ موومنٹ" ڈینش زبان میں شائع کی ہے۔ یہ کتاب یکم اکتوبر ۱۹۷۵ء کو مارکیٹ میں آئی ہے اس کتاب سے ڈینش عوام کو حقیقی اسلام سے متعارف کرانے میں بہت مدد ملیگی انشاء اللہ۔

آخر میں آپ نے حاضرین سے درخواست کی کہ وہ ڈنمارک میں اسلام کی روز افزوں ترقی، ہماری جماعت احمدیہ ڈنمارک کی مضبوطی اور احباب ڈنمارک کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے دعا کریں اور بالخصوص ہمارے نوجوان نومسلم ڈینش بھائی جناب ابراہیم کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں وہ اس جلسہ میں شرکت کے لئے ڈنمارک سے یہاں آ رہے تھے لیکن ان کے والدین (جو عیسائی ہیں) انہیں یہاں آنے نہ دیا اور ان کی یہ دلی خواہش اس سال پوری نہ ہو سکی

آپ نے اپنی اس مختصر لیکن نہایت ہی پُر اثر اور ایمان افروز تقریر کو ان عربی کلمات پر ختم کیا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم خاتم النبیین و سید المرسلین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی

برادرم محترم جناب عبدالسلام میڈسن صاحب کے بعد محترم جناب مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی پر بہت ٹھوس پُر مغز اور نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید، احادیث نبوی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پُر معارف تحریرات کی رُو سے حضور علیہ السلام کے آقا و مطاع سرور کونین افضل الرسل، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے انسانی فہم و ادراک سے بالا بلند ترین مقام اور انتہائی ارفع و اعلیٰ شان پر روشنی ڈالکر اس امر کو وضاحت سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوعِ انسان کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے اور یہ کہ نوعِ انسان کی فلاح و نجاح اور اس کی معراج اس امر میں مضمر ہے کہ وہ ہر شعبۂ زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو مشعلِ راہ بنائے اور اس پر کماحقہٗ عمل پیرا ہو۔ اس کے بعد آپ نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عائلی زندگی کا کیسا حسین دل موہ لینے والا نمونہ پیش کر کے نوعِ انسان کے لئے کامل ہدایت اور راہنمائی کا سامان کیا۔ آپ نے مثالیں دے دے کر ثابت کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی سراسر رضائے الٰہی کی آئینہ دار ہونے کے باعث اس دنیا میں جنت کا ایک نمونہ تھی۔ اس معاملہ میں بھی ہر شخص حضورؐ کی کامل اتباع اور پیروی کر کے اپنے گھر اور خاندان کو جنت نظیر بنا سکتا ہے۔

تقریر کے دوران آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ سلوک، دامادوں کے ساتھ سلوک، اولاد کے ساتھ سلوک، نواسوں کے ساتھ سلوک اور گھر کے دوسرے افراد کے ساتھ سلوک کی مثالیں بیان کر کے ثابت کیا کہ آنحضورؐ کا سلوک کمال محبت و شفقت اور تربیت کا آئینہ دار تھا۔ آنحضورؐ نے ایک شفیق مربی کی حیثیت سے عائلی زندگی کی ذمہ داریوں کو کمال خوش اسلوبی سے ادا فرمایا اور ادا بھی فرمایا اس اعتدال کے ساتھ کہ حقوق اللہ اور تعلق باللہ پر ان کے اثر انداز ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوا بلکہ اہل و عیال کے ساتھ سلوک کو احکام الٰہی کی بجا آوری کا آئینہ دار بنا کر اسے حصولِ رضائے الٰہی کا ذریعہ ثابت کر دکھایا۔

سیرالیون میں اسلام کی روز افزوں ترقی

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف کی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی تقریر کے بعد جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے جنرل سیکرٹری برادرم محترم الحاج کمانڈا بونگے صاحب نے انگریزی میں مختصر تقریر فرمائی۔ آپ نے اس امر پر وجد انگیز پیرایہ میں روشنی ڈالی کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں سیرالیون میں بفضل اللہ تعالیٰ اسلام سربلند ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہمارے ملک میں سیکنڈری سکولوں اور ہسپتالوں کے قیام اور مساجد کی تعمیر کے نتیجہ میں مسلمانوں میں ہر شعبۂ زندگی میں ترقی کی ایک نئی رُوح پیدا ہو چکی ہے اور وہ ان بے لوث خدمات پر جماعت کی ازحد ممنون ہیں۔

سیرالیون میں جماعت ہائے احمدیہ اور ان کے قائم کردہ سکولوں اور ہسپتالوں اور تعمیر کردہ مساجد کی تعداد بتانے کے بعد آپ نے فرمایا کہ حقیقی ایمان اور اس کی زندہ تجلیات کی دولتِ لازوال ہمیں جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی نصیب ہوئی ہے۔

آپ کی تقریر کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا اجلاس اوّل منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ء بارہ بجے دوپہر اختتام پذیر ہوا۔

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیے
اس طرح ادارہ کو آپ کا تعاون بھی حاصل ہو گا۔ (مینیجر الفضل)

زکوٰۃ تائیدات و برکاتِ الٰہیہ کے حصول کا ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ
فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ؀ (سورۃ حج آخری رکوع)

ترجمہ:- پس نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ (کے دامن) کو مضبوطی سے پکڑو۔ وہ تمہارا آقا ہے۔ پس (یاد رکھو) وہ نہایت ہی اچھا آقا اور نہایت ہی اچھا مددگار ہے۔

ہمارا رحمٰن آقا نعم المولیٰ اور نعم النصیر ہے۔ انسان جملہ برکات سماوی و ارضی کے حصول کے لئے ہر لمحہ اس ذات ارفع و اعلیٰ کی مدد کا محتاج ہے۔ اس مدد اور تائید و نصرت کے حصول کا اہل بننے کے لئے انسان کو جو احکام عطا ہوئے ہیں ان میں نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی کو اہم ترین قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان احکام پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے اور اس طرح تائیدات و برکات الٰہیہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ مسائلِ زکوٰۃ سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے لئے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مکرمہ حمیدہ بانو خلجی کی وفات پر تعزیتی قرارداد

جامعہ نصرت ربوہ کی اساتذہ اور طالبات کے ایک غیر معمولی اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس کیا گیا:-

"ہم سب یعنی پرنسپل، سٹاف اور جملہ طالبات جامعہ نصرت محترمہ حمیدہ بانو خلجی مرحومہ کی المناک وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتی ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ (آمین)

مرحومہ اسم بامسمّیٰ تھیں۔ یعنی اوصافِ حمیدہ ہی کی مالک! ان کا تعلق جامعہ نصرت سے نہایت گہرا، پُرخلوص اور طویل تھا۔ اپنی تعلیم کا چار سالہ دور اور ملازمت کا قریباً سوا سالہ زمانہ مرحومہ نے نہایت مثالی رنگ میں گزارا۔ محنت، سچائی، دیانت، ہمدردی اور خلوص مرحومہ کا شیوہ رہا۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار اور غریبوں کی سچی ہمدرد خاتون تھیں۔ اپنے رفقائے کار سے گہری ہمدردی اور سچی محبت تھی اور اپنے فرائضِ منصبی کی بجا آوری زندگی کا مقصدِ اوّلین تھا۔

ہم مرحومہ کی والدہ محترمہ، بھائی مکرم کمانڈر رشید احمد صاحب اور بہنوئی محترم صوبیدار کرم دین صاحب نیز تمام ہمشیرگان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

اگر کسی دوست کو مکرم عبدالرحمٰن صاحب وصیت نمبر ۱۹۱۶۱ ولد مکرم ظہور الدین صاحب معلم وقفِ جدید کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو اطلاع دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا سے فوری رابطہ قائم فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مقوّی دماغ
ایک ماہ کے لئے ۱۰/-
ملنے کا پتہ
مشہور دواخانہ
(حکیم نظام جان اینڈ سنز)
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۸۴۴

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ کا آنکھوں کا اپریشن سرگودھا میں ہوتا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

خواجہ جلال الدین
محلہ دار البرکات۔ ربوہ

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ چوہدری دین محمد صاحب ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لائے تھے اور واپسی کی تیاری کر رہے تھے کہ اچانک بیمار ہو کر مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

مرحوم موصی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نماز باجماعت اور نماز تہجد کے پابند اور سلسلہ کے مخلص خادم تھے۔ احباب اُن کیلئے بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔

(انور علی چیمہ۔ کوٹ آغا خان ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سَاتویں صَدی ہجری

بزرگانِ سَلف کے عقائد

الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محی الدین ابن عربیؒ درود شریف کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"قولوا اللّٰھمّ صلِّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ اٰل محمّدٍ۔ ای صلِّ علیہ من حیث مالہ اٰل کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم ای من حیث انّك اعطیت اٰل ابراھیم النبوّۃ تشریفًا فظھرت نبوّتھم بالتشریع وقد قضیت ان لا شرع بعدی فصلّ علیّ وعلیٰ اٰلی بان تجعل لھم مرتبۃ النبوّۃ عندك وان لم یشرعوا۔ فکان من کمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ان الحق اٰلہ بالانبیاء فی الرّتبۃ وزاد علیٰ ابراھیم بانّ شرعہ لا ینسخ ۔۔ فقطعنا انّ فی ھٰذہ الامّۃ من لحقت درجتہ درجۃ الانبیاء فی النّبوّۃ عند اللہ لا فی التّشریع"۔

(فتوحاتِ مکیہ جلد اوّل صفحہ ۵۴۵)

ترجمہ:۔ کہو اللّٰھمّ صلِّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ اٰلِ محمّدٍ یعنی حضور پر انجام کے لحاظ سے رحمتیں نازل فرما جیسی کہ تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر نازل فرمائیں۔ یعنی اس جہت سے کہ تُو نے آل ابراہیم کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور تشریعی نبوت انہیں عطا فرمائی اور اب تُو نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ میرے بعد کوئی شریعت نہیں آئے گی۔ پس مجھ پر اور میری آل پر رحمت نازل فرما کہ تُو ان کو نبوت کا مرتبہ عطا فرما جو غیر تشریعی ہو۔ یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے کہ آپ نے درود شریف کی دعا کے ذریعہ اپنی آل کو رتبہ میں انبیاء سے ملا دیا اور ابراہیم سے بڑھ کر آپکو یہ حاصل ہوُا کہ آپ کی شریعت منسوخ نہ ہوگی ۔۔۔ پس ہم نے قطعیت کے ساتھ جان لیا کہ اس اُمّت میں وہ شخص بھی ہیں جن کا درجہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک نبوّت میں انبیاء سے مل گیا نہ کہ شریعت لانے میں۔

اس عارفِ ربانی کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ آیت عسیٰ ان یبعثك ربّك مقامًا محمودًا کی عظیم الشان پیشگوئی مہدی موعودؑ کے ظہور سے پوری ہوگی چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ای مقام یجب علی الکل حمدہٗ و ھو مقام ختم الولایۃ بظھور المھدی"۔

(تفسیر ابنِ عربی جلد ۱ صفحہ ۲۸۲ سورۃ بنی اسرائیل)

یعنی مقامِ (محمود) ایسا مقام ہے جس میں کُل دُنیا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی حمد واجب ہوگی اور یہ ختم الولایت کا مقام ہے جو ظہورِ مہدی سے وابستہ ہے۔

آپ فیضانِ ختمِ نبوّت کے دائمی طور پر قیامت تک رہنے کی نسبت فرماتے ہیں:۔

"فالنّبوّۃ ساریۃٌ الیٰ یومِ القیامۃِ فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع فالتشریع جزءٌ من اجزاءِ النّبوّۃ"

(فتوحاتِ مکیہ جلد ۲ صفحہ ۹۰ مطبوعہ دار الکتب العربیۃ الکبریٰ مصری)

ترجمہ:۔ یہ نبوّت قیامت تک مخلوق میں جاری رہے گی۔ اگرچہ شریعت کا لانا منقطع ہوگیا شریعت کا لانا نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

درخواستِ دُعا

میرے بڑے بھائی جان رانا بشیر احمد صاحب لاہور کی بچی عفت جلسہ سالانہ کے دنوں سے بیمار چلی آرہی ہے۔ ان کے لڑکے کلیم احمد رانا کو بھی چوٹ لگ گئی ہے ہر دو کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رانا مبارک احمد سیکرٹری مال و وقفِ جدید بہاولپور)

مکرم صُوفی محمد شفیع صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم صوفی محمد شفیع صاحب (ایمپائر ہوٹل راولپنڈی مدد روالے) واہ کینٹ میں ۱۰ر جنوری ۱۹۷۶ء کو بوقت تقریبًا گیارہ بجے دن حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم متقی، عبادت گزار اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ سخاوت اور مہمان نوازی بھی مرحوم کی خاص صفات تھیں۔ نہایت ہر دلعزیز اور وسیع حلقۂ احباب رکھتے تھے۔

پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین لڑکے، ایک لڑکی، چھ پوتے پوتیاں اور چھ نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

۱/۸ حصہ کے موصی تھے۔ ۱۱ر جنوری کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ظہور احمد جنرل سیکرٹری
جماعتِ احمدیہ واہ کینٹ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضرورت ہے

محنتی دیانتدار اور ملازمت کے خواہشمند احباب کے لئے چند اسامیاں خالی ہیں۔
قابلیت:۔ میٹرک۔ ایف اے۔ (گریجوایٹ کو ترجیح دی جائے گی)
کمیشن کے علاوہ STIPEND SCHEEM کے لئے بھی موزوں امیدوار لئے جائیں گے۔
زیر دستخطی سے بالمشافہ ملیں۔
انٹرویو: ۲۹/۱/۷۶ بروز بدھ ہوں گے۔

شیخ نعمت الرحمٰن
سیلز آفیسر
اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن
II فلور حبیب بنک بلڈنگ سرکلر روڈ
لائلپور

گورنمنٹ سے منظور شدہ
پاکستان کے سب سے پرانے باڈی بلڈرز
ٹیلیفون ۶۴۳۵۹ لائسنس نمبر ۱۲/۶ قائم شدہ ۱۹۲۰ء
میسرز:۔ محمد اسمٰعیل اینڈ سنز
موٹر باڈی بلڈرز ۔ ۱۱۶ کشمیر روڈ راولپنڈی
بہترین اسٹیل بس باڈیاں — وڈن اینڈ اسٹیل ٹرک باڈیز
پٹرول ٹینکرز — واٹر ٹینکرز — اسٹیشن ویگن
باڈی بنانے والا ادارہ

ھوالشافی
بواسیر PILES
کی حیرت انگیز دوا
پائلز کیور PILES CURE
صرف پہلے دو کیپسولز سے فوری آرام۔ چار کیپسولز کے مکمل کورس سے بیماری ختم۔ قیمت ۱۲/۵۰
مفید لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ
فون ۶۰۷/۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴